سوال

(4) تکبیرات ایام تشریق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

تکبیرات ایام تشریق کی امام ومقتدی کو باآواز بلند کہنا چاہیے یا پوشیدہ۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

امام ومقتدی دونوں کو تکبیرات ایام تشریق باآواز بلند سے کہنا چاہیے ہکذا یستفاد من کتب الاحادیث والفقہ واللہ اعلم بالصواب حررہ السید ابوالحسن عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

ھوالموفق :۔

تکبیرات تشریق کے متعلق امام بخاری رحمة اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں اور حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے فتح الباری میں جو کچھ لکھا ہے اس کو مع ترجمہ یہاں لکھ دینا مفید معلوم ہوتا ہے۔

"باب التکبیر أیام منی، وإذا غدا إلی عرفة وکان عمر یکبر فی قبتہ بمنی فیسمع أھل المسجد فیکبرون، ویکبر أھل الأسواق حتّی ترتج منی تکبیرا وکان ابن عمر یکبر بمنی تلک الأیام، وخلف الصلوات، وعلی فراشہ، وفی فسطاطہ ومجلسہ وممشاہ، تلک الأیام جمعا وکانت میمونة تکبر یوم النحر وکان النساء یکبرن خلف أبان بن عثمان وعمر عبدالعزیز لیالی التشریق مع الرجال فی المسجد"

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ فتح الباری میں لکھتے ہیں :

(وَقَدِ اشْتَمَلَتْ ھٰذِہِ الْآثَارُ عَلَی وُجُودِ التَّکْبِیرِ فِی تِلْکَ الْأَیَّامِ عَقِبَ الصَّلَوَاتِ وَغَیْرِ ذَلِکَ مِنَ الْأَحْوَالِ وَفِیہِ اخْتِلَافٌ بَیْنَ الْعُلَمَاءِ فِی مَوَاضِعَ فَمِنْھُمْ مَنْ قَصَرَ التَّکْبِیرَ عَلَی أَعْقَابِ الصَّلَوَاتِ وَمِنْھُمْ مَنْ خَصَّ ذَلِکَ بِالْمَکْتُوبَاتِ دُونَ النَّوَافِلِ وَمِنْھُمْ مَنْ خَصَّہُ بِالرِّجَالِ دُونَ النِّسَاءِ وَبِالْجَمَاعَةِ دُونَ الْمُنْفَرِدِ وَبِالْمُؤَدَّاةِ دُونَ الْمَقْضِیَّةِ وَبِالْمُقِیمِ دُونَ الْمُسَافِرِ وَبِسَاکِنِ الْمِصْرِ دُونَ الْقَرْیَةِ وَظَاھِرُ اخْتِیَارِ الْبُخَارِیِّ شُمُولُ ذَلِکَ لِلْجَمِیعِ وَالْآثَارُ الَّتِی ذَکَرَھَا تُسَاعِدُہُ وَلِلْعُلَمَاءِ اخْتِلَافٌ أَیْضًا فِی ابْتِدَائِہِ وَانْتِھَائِہِ فَقِیلَ مِنْ صُبْحِ یَوْمِ عَرَفَةَ وَقِیلَ مِنْ ظُھْرِہِ وَقِیلَ مِنْ عَصْرِہِ وَقِیلَ مِنْ صُبْحِ یَوْمِ النَّحْرِ وَقِیلَ مِنْ ظُھْرِہِ وَقِیلَ فِی الِانْتِھَاءِ إِلَی ظُھْرِ یَوْمِ النَّحْرِ وَقِیلَ إِلَی عَصْرِہِ وَقِیلَ إِلَی ظُھْرِ ثَانِیہِ وَقِیلَ إِلَی صُبْحِ آخِرِ أَیَّامِ التَّشْرِیقِ وَقِیلَ إِلَی ظُھْرِہِ وَقِیلَ إِلَی عَصْرِہِ حَکَی ھٰذِہِ الْأَقْوَالَ کُلَّھَا النَّوَوِیُّ إِلَّا الثَّانِیَ مِنَ الِانْتِھَاءِ وَقَدْ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ عَنْ أَصْحَابِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَلَمْ یَثْبُتْ فِی شَیْءٍ مِنْ ذَلِکَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَدِیثٌ وَأَصَحُّ مَا وَرَدَ فِیہِ عَنِ الصَّحَابَةِ قَوْلُ عَلِیٍّ وَابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّہُ مِنْ صُبْحِ یَوْمِ عَرَفَةَ إِلَی آخِرِ أَیَّامِ مِنًی أَخْرَجَہُ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَغَیْرُہُ وَاللّٰہُ أَعْلَمُ)

"یعنی صحیح بخاری میں ہے باب ایام منی کے تکبیر کے بیان میں اور جب کہ عرفہ کو جادے اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقام منی میں اپنے قبہ میں تکبیر کہتے تھے پس مسجد کے لوگ سن کر تکبیر کہتے اور بازار کے لوگ تکبیر کہتے یہاں تک کہ مقام منیٰ تکبیر سے گونج اُٹھتا۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما منیٰ میں ان دنوں میں نمازوں کے بعد، بستر پر، خیمہ میں، مجلس میں، راستے میں اور دن کے تمام ہی حصوں میں تکبیر کہتے تھے اور ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا دسویں تاریخ میں تکبیر کہتی تھیں اور عورتیں ابان بن عثمان اور عمر بن عبدالعزیز کے پیچھے مسجد میں مردوں کے ساتھ

تکبیر کہا کرتی تھیں۔ فتح الباری میں ہے کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے جو یہ آثار نقل کیے ہیں سوان آثار سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ ان دنوں میں تکبیر تشریق کا وجود تھا۔ نمازوں کے پیچھے بھی اور نمازوں کے علاوہ اور وقتوں میں بھی اور تکبیر تشریق کے متعلق علماء کے درمیان کئی مقام میں اختلاف ہے سو بعض علماء نے تکبیر تشریق کو نمازوں کے ساتھ خاص کردیا ہے (یعنی وہ کہتے ہیں کہ تکبیر تشریق کو فقط نمازوں کے بعد کہنا چاہیے اور دوسرے وقتوں میں نہیں) اور بعض نے فرض نمازوں کے ساتھ خاص کردیا ہے۔ (یعنی وہ کہتے ہیں کہ صرف فرض نمازوں کے بعد تکبیر تشریق کہنا چاہیے اور نوافل کے بعد نہیں) اور بعض نے کہا صرف مردوں کو کہنا چاہیے اور عورتوں کو نہیں اور جماعت سے نماز پڑھنے والے کو چاہیے تنہا پڑھنے والے کو نہیں اور جو نماز ادا کی جاوے اس کے بعد چاہیے قضا کے بعد نہیں اور مقیم کو چاہیے مسافر کو نہیں اور شہر کے رہنے والے کو چاہیے دیہات کے رہنے والے کو نہیں اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک مختار یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کو اور ان تمام وقتوں میں اور ان تمام جگھوں میں تکبیر تشریق کہنا چاہیے اور امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس مختار کی تائید آثار مذکورہ سے ہوتی ہے اور علماء کے درمیان تکبیر تشریق کے ابتدا و انتہا میں بھی اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں یوم عرفہ کی صبح سے شروع کرنا چاہیے۔ اور بعض نے کہا اس کی ظہر سے اور بعض نے کہا اس کی عصر سے اور بعض نے کہا کہ دسویں تاریخ کو صبح سے اور بعض نے کہا اس کی ظہر سے اور اس کا آخری وقت بعض نے دسویں تاریخ کی ظہر تک بتایا ہے اور بعض نے اس کی عصر تک اور بعض نے گیارہویں تاریخ ظہر تک اور بعض نے آخر ایام تشریق کی صبح تک اور بعض نے اس کی ظہر تک اور بعض نے اس کی عصر تک اور ان باتوں میں سے کسی بات کے متعلق کوئی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہے۔ اور اقوال صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین میں زیادہ صحیح قول حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور وہ یہ ہے کہ تکبیر تشریق یوم عرفہ کی صبح سے آخر ایام منیٰ تک ہے اس کو ابن المنذر وغیرہ نے روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

(کتبہ محمد عبدالرحمان المبارکفوری عفا اللہ عنہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد: 2، کتاب الاذکار والدعوات والقراءۃ: صفحہ: 4

محدث فتویٰ